

# بھگوان ہبادیر کا آخری اپدیش

بھگوان کا آخری اپدیش ایسا پانگڑی میں ہوا۔ وہاں پر سوسن رکھا گیا۔ جس میں شستر بتلاتا ہے۔ اس وقت اندر اور دوسرے پھرتاؤں نے مل کر سنتی تھی۔ اس کے بعد ایسا پانگڑی کے راجہ نے سنتی کی۔ اس کے ختم ہونے پر بھگوان نے آخری اپدیش اس طوع پر دیا۔

”اے پرشو! اس سنار میں دھرم، ارتھ، کام اور موکش یہ چارہ پرستار رکھتے ہیں جس کے پاس دھرم ہوگا۔ اس کو باقی تینوں چیزیں بھی مل سکتی ہیں۔ دھرم میں سبم وغیرہ دس باتیں ہیں۔ یہ دھرم ہی سنار سے پار کرنے والا ہے۔ سنار انت ڈکھ روپ ہے۔ اور موکش انت سکھ روپ ہے۔ سنار سے تیاگ کرانے اور موکش کو دلانے کے لیے دھرم سے بڑھکر اُد کوئی وسیلہ نہیں ہے جس طرح ایک فگڑا آدمی بھی سواری کے ذریعہ پہاڑ پر چڑھ سکتا ہے، ندی سے پار ہو سکتا ہے۔ اسی طرح سے ادھرمی پرش بھی دھرم کے سہارے سے اس سنار سے پار ہو سکتا ہے۔“

بھگوان کا یہ آخری اپدیش کار تکسہینے کی اماں کو ہوا۔ پھلی رات تک یہ اپدیش چلتا رہا۔ اس اپدیش میں بھگوان نے ۵۵ پن چھل وپاک اور ۵۵ پاپ کھسل۔ وپاک والے مضامین سنائے۔ اس کے بعد ۱۰۰ ادرھین بنر کسی کے پوچھنے کے سنائے۔

اس کے بعد ماجہ سنی پال نے اپنے آٹھ خواہوں کی تعبیر بھگوان سے پوچھی۔ جس کا علیحدہ علیحدہ جواب پر بھونے دیا۔ اس کے بعد گوتم سواری کے گروچھنے پر بھگوان نے اہم سوینی کال کے پانچویں اور چھٹے کال کی

ستھتی بنائی۔

تب بھگوان نے اپنا موکش کال جانکر دھا کہ کیا کہ گو تم مجھ سے بڑا پریم رکھتا ہے۔ اور وہی پریم اس کی کیولیہ آبتی میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ اس لئے اس کے پریم کو ختم کرنا چاہیے۔ چنانچہ یہ سوچا بھگوان نے گو تم سے ہما گوتم! اس نزدیک کے مقام میں دیو شرمانا، ایک برہمن رہتا ہے اس لئے تم سے گیان حاصل کرنا ہے۔ اس لئے تم وہاں جاؤ۔ بھگوان کا حکم سبر دھتیم قبول کر کے گوتم سوامی وہاں گئے۔ اور اس برہمن کو اپنی پیش دیکر راہِ راست پر لگایا۔

گوتم کے جانے سے پہلے بھگوان اپنا آخری اپیش بھلی رات تک کرتے چلے گئے۔ اس وقت سواتی نکتھر شروع ہو گیا اور بھگوان کے زمان کا وقت آگیا۔ آخر میں بھگوان پر دھان نامی آدھین کی تشریح فرمانے لگے۔ اس وقت جین شاستر کے زمان کے مطابق اندر آسن مل گیا۔ اندر نے سمجھ لیا کہ بھگوان کا موکش کال آگیا ہے۔ یہی وہ وقت ہے جب اس نے پرہو ہما ویر کی ستھی کی تھی اور ہما تھا کہ آپ اپنے پیروں کی بیہودی کے لئے کچھ کال اس دنیا میں ٹھہریے۔ جواب میں پرہو نے کہا تھا کہ عمر کے بڑھانے کی کسی کو طاقت نہیں۔ اندر تم اس بات کو اچھی طرح جانتے ہوئے بھی مہ میں پڑ گئے معلوم ہوتے ہو۔

اس طرح سے اندر کو سمجھا کر بھگوان نے سھقول منویگ اور وچن لوگ کو روکا۔ پھر سوکشم کائے لوگ میں سھتر ہو کر پرہو نے سھقول کائے لوگ بھی روکا۔ بعد ازاں بائی اور زن کے سوکشم لوگ کو بھی انہوں نے روکا۔ اس طرح سے پرہو نے شکل دھیان کی تیسری ستھتی پر اپت کی۔ اس کے بعد سوکشم کائے لوگ کو بھی روک کر بھگوان نے سوچن کر یا نامی شکل دھیان کی چوتھی ستھتی کو دھان کیا۔ بعد میں پانچ ہر سو اشروں کے اچارن

کال میں شکل دھیان کی چوتھی فتحی میں ارنڈ کے بیج کی طرح سب قسم کے کرموں سے رہائی پاکر شرمن بھگوان رجولتی کے ساتھ اُردھو گن کر موکش پراپت کر گئے۔

پربھو کے نردان کو جان کر اُس وقت کے سب راجاؤں نے دروید دیکپوں کا چرانا کیا۔ دیوتاؤں نے بھی نردان اُتسو منایا۔ اُسی وقت سے وہیپ مالا کا تیوار شروع ہوا۔ جس وقت بھگوان مہادیو کا نردان شروع ہوا۔ اس وقت چوتھے کال میں تین مہینے اور ساڑھے سات دن باقی تھے۔ ادھر دیو شرما برہمن کو گیان دیکر گوتم سوامی داپس لوٹے۔ راستے میں ہی پربھو کے نردان کی غیر شکر وہ بڑے دکھی ہوئے۔ اُسی وقت ان کا جو بھگوان سے پریم تھا وہ لوٹ گیا اور اس کے لوٹنے ہی انہیں کیولہ کی پراپتی ہو گئی۔ اس کے بعد بارہ سال تک مختلف مقامات پر پنہنج کر دیا کرتے ہوئے گوتم سوامی نے بہت سے جوہوں کا کلیان کیا۔ ان کو راہ راست پر لگایا۔ اور پھر وہ بھی موکش حاصل کر گئے۔

اس کے بعد پانچویں گن دھرسدھر ماجا رہ بہت عرصہ تک بھرمن کرتے رہے اور پھر آخری کیولی شری جیو سوامی کو سنگھ کا چارج دیکر وہ بھی نردان کو پراپت ہوئے۔

جس وقت بھگوان کا نردان ہوا تھا اس وقت گن راجوں نے کہا تھا۔ "سنار سے بجا و پرکاش اٹھ گیا۔ اب دروید پرکاش ہو گا۔" اندر چھوٹی گوتم سوامی نے جیب برہمن کو گیان دیکر ایسی پہ پربھو کے نردان کی خبر سنی تھی تو اس نے کہا تھا: "آج بھارت ویش شو بھاہین ہو گیا انہوں نے تو بھارت ویش کو ہی شو بھاہین بتایا تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسی اعلیٰ ہستیوں کے اس سنار سے اٹھ جانے سے سارا سنار ہی شو بھاہین ہو جاتا ہے۔"

# بھگوان کے نردان سے جین دھرم کی حالت

بھگوان ہما دیر نے دیکشا کے بعد قریب ۳۰ سال تک وہاں کر کے اپنے امرت بھرے اُپدیشٹول سے ستار والوں کا کلیان کیا۔ ان کے دلکشا کال سے نردان کے وقت تک جو بیرویتے ان کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے۔  
 مٹی چودہ ہزار۔ آرجکائی ۳۶ ہزار۔ پورو گیان دھاری مٹی تین سو چودہ اودھی گئیاتی مٹی تیرہ سو۔ ویکریہ لیدھی مٹی سات سو۔ کیولی ساوہر سات سو اوترومان میں جانے والے سات سو۔ مٹہ پریا کے گیان والے پانچ سو وادی چار سو۔ شلوک ایک لاکھ اسیٹھ ہزار۔ شراو کاٹس تین لاکھ اٹھارہ ہزار۔  
 بھگوان جہاں دیر نے راہہ شرنیک کو کہا تھا کہ کئی جنم کے بعد تو اگلے چوبیس تیر تھنکاروں کا پہلا تیر تھنکر پدم تاجھ کے نام سے ہوگا۔

## جین سادھوؤں کی زندگی اور پانچ ہارت

جین سادھو کی زندگی قریبانی ایشا نفسی بردباری کی بے نظیر مثال ہے۔ سادھو بننے کے وقت وہ پانچ ہارت دھارن کرتا ہے۔ اور تان زندگی ان پر کاربند رہ کر اپنا اور اپنے پیروں کا کلیان کرنا ہے جن اشخاص نے پانچ ہارتوں کا مطالعہ کیا ہے وہ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جین سادھو کی زندگی کس قدر دشوار ہے۔ دن بھر تمام کر یا ر کام خود ضبطی سے کرنا پڑتا ہے۔ اب وہ ہارت سنئے۔

### پانچ ہارت

۱۔ اہنسا۔ ایک جین سادھو کو من بچن اور گایا سے اہنسا ہارت پابن کرنیکا حکم ہے۔ ہر وقت اس کے دل میں دیا کا جذبہ موجزن ہو۔ اور اس کا دل بچے پریم لبرین ہو۔

۲۔ ستیہ سادہو سرگز جھوٹ ہتیں بول سکتا۔ بلا خوف ہر ایک بات سچ سچ بیان کرنا اس کا فرض مقدس ہے۔ ساتھ ہی اس کا کلام میٹھا اور خوشگوار ہو۔  
۳۔ استے سادہو کے لئے چوری کی قطعی ممانعت ہے۔ بغیر اجازت مالک کے ایک تنکا بھی اٹھانے کی اجازت نہیں۔

۴۔ برا بھلا چوریہ جین سادہو کا برہمچاری ہونا۔ بنیادی اصول ہے۔ سادہوین کی خوبصورتی اور کل کا دار و مدار اسی پر منحصر ہے اور کسی نیم میں ذرہ بھر کمزوری کا کفارہ ہے مگر برا بھلا چوریہ توڑنے پر کوئی کفارہ نہیں۔ لہذا اس پر سختی سے پابند رہنا لازمی ہے۔

۵۔ پیر گیرہ۔ جین سادہو کے لئے دنیاوی اشیاء سے قطع تعلق لازم ہے۔ جین سادہو نہ زر رکھ سکتا ہے نہ زمین۔ سوائے نن ڈھانکے کو کپڑا اور ان پانی جو سر روز حسب ضرورت مانگ کر لایا جاتا ہے اور کچھ نہیں رکھ سکتا۔ علاوہ انہی اور کئی تیود چلنے۔ بولنے۔ کھانے اور حاجات ضروری سے فارغ ہونے کے متعلق ہیں۔

## سادہو اور گرسختہ دہرم میں تمیز

جین گرسختی کی زندگی اور اصول اس قدر مشکل نہیں جس قدر سادہو کے ہیں۔ سادہو کو پورے طور پر ہر ایک نیم کو ضروری اور پورے طور پر من سے چن سے اور کایا سے بخوبی پالنا ہوتا ہے۔ اور گرسختی کو بیٹھا شکتی یعنی جی الوسا جہاں تک نہ ہو سکے نیم پالنے کا اختیار ہے۔

## گرسختہ دہرم

گرسختی کے لئے روحانی اور جہانی ترقی پیدا کرنا ہے۔ گرسختی کا دفتر دہرم

اپنی آتما سے بلکہ گھر رشتہ دار، شہر، برادری اور وطن سے بھی ہے  
دھارمک ترقی کے لئے جسمانی طاقت کا ہونا ضروری ہے۔ وہ گرمستی جو ماں بہن  
ندو جو اہر، خوش و آتاب، ملک و قوم کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ گرمست دہرم  
سے گرجاتا ہے۔

جسمانی طاقت بڑھانے کے لئے جن شاستروں میں بڑھتی رہے۔ سوائے اپنی  
عادت کے غیر کا تیگ (قدش عمدہ خوراک پر زور دیا ہے۔  
پاکیزہ کھوجن، خوراک سے جسم طاقتور اور حیت بنتا ہے، تانسک بھوجن  
بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ جن شاستروں میں مرد کے لئے ۲، کلاؤں کا ذکر ہے  
جس میں دہرم شاستر نیتی شاستر، ارتھ شاستر، کلا کوشل وغیرہ سے  
واقفیت کرنا ضروری ہے۔

لڑکیوں کے لئے گانا بجانا، لکھنا، پڑھنا، سینا پروٹا، کھانا پکانا  
اور خانہ داری میں جہارت حاصل کرنا ۶۴ اقسام کی کلاؤں کا حاصل  
کرنا لکھا ہے۔

## شر اوک جن گرمستی کے بارہ برت

(۱) اہتسا دہرم کی پیروی جن گرمستوں کے لئے بھی لازمی ہے۔ مگر وہ  
ساموؤں کی طرح زیادہ اختیار نہیں کر سکتے۔ دنیاوی کاروبار میں تھوری  
بہت سہا ہو ہی جاتی ہے۔ گرمستی صرت نظر آنے والے بیگناہ جو کو بغیر  
کسی خاص وجہ کے ادا تانہ مارے۔ انسانوں کو سنا کا پاپ اس وقت زیادہ  
نگلتے۔ جب بڑے بھاد یا بڑی نیت سے کرودھ، مان، مایا یا بوجھ کے  
لبس ہو کر کی جاتی ہے۔

۲۔ ہر ایک گرمستی کا جھوٹ بونے سے قطعی باز رہنا نہایت دشوار ہے۔ اہل  
لئے حتی الوسع پیچ بونے کی کوشش کرنی چاہیے ورنہ کم از کم فضول اور

بے مطلب جھوٹ نہ بولے

(۳) گرسٹی کو چوری کا نیم چوری ٹھن نقب لگانا یا نفل توڑنا ہی نہیں ہے بلکہ کسی کو دہوکے سے ڈھگ لینا، گاتھ کاٹ لینا، نظر بچا کر کسی کی چیز اٹھا لینا امانت میں خیانت کرنا، اچھی چیز دکھلا کر ناقص چیز دینا، ملاوٹ کرنا کم تولنا، زیادہ لینا محصول کا غبن کرنا جس کی قانون نے سزا رکھی ہے اور لوگوں میں بدنامی ہو، چوری میں داخل ہے۔

رہی گرسٹی کے لئے سوائے اپنی استری کے غیر عورت سے ناپاک تعلق قطعی منع ہے۔

(۵) دھن دولت جائیداد منقولہ وغیرہ منقولہ کی حد مقرر کرنا یعنی زیادہ لالچ نہ کرتے رہنا، سنتوش کرنا۔

(۶) کاروبار کے لئے اپنے چلنے پھرنے کی حد مقرر کرنا۔

(۷) سامان، عیش و آرام، اکل و شرب، پوشاک وغیرہ کی حد مقرر کرے

(۸) جس کام کے کرنے سے اپنا کوئی مطلب نہیں اسے ترک کرے۔ بئیر کسی مطلب کے خیالی پلاؤ پکانے اور فضول ٹپ شپ جس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا، پرہیز کرے۔

(۹) روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ دہرم دھیان کرے۔ اور ناپاک خیالات سے دل کو روکنے میں صرف کرے۔

(۱۰) روزانہ کام کاج کے لئے وقت مقرر کرے۔

(۱۱) پنجمی، ایشٹمی، چودش وغیرہ کے روز تھوڑا بہت تپ کرے، زیادہ وقت دہرم دھیان میں لگا دے، کم از کم سال بھر میں ایک دفعہ ہم گھنٹہ کے لئے پورے روز دھرم برت کا پابن کرے۔

(۱۲) سادہ رہتا رہتا کو آثار، پانی، کپڑا وغیرہ ضروری اشیاء لیے اپنا بچوں کی مدد کرے، ایتھنی کی سیرا کرے۔

# شرادک کے کس گن

جس دھرم کے مطابق مندرجہ ذیل کس خوبیاں دھارمک جیون پیدا کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ ہر ایک میں شرادک اگر ان تمام سے نہیں۔ تو کم از کم نصف سے ضرور مزین ہو۔

۱۔ کام کرنے میں مستقل مزاج۔ طاقتور۔ باہمت۔ باحوصہ۔ دُوراندیش اور نیک خیال ہو۔

۲۔ خوبصورت۔ تندرست اور اچھا جسم اور جو اس غم سے رکھا ہو۔  
۳۔ خندہ پیشانی اور فراخ دل۔ مشکل و شبہات سے ہی سچائی پسند اور دھرم والا نظر آتا ہو۔

۴۔ سخی دل۔ نیک چلن۔ ہر دلچیز اور نیک نام ہو۔

۵۔ رحمدل ہو۔ دل میں دیا کا بھاؤ رکھتا ہو۔

۶۔ ہر ایک کام کو سوتھ سمجھ کر کرنے والا ہو۔

۷۔ ظاہر اور باطن یکساں ہو۔ دھرم محض دکھلا دے کے لئے ہی نہ کرنا ہو۔

۸۔ نرم دل۔ ملنسار۔ دوسروں کے کام میں ہاتھ بٹانے والا ہو۔

۹۔ اپنے اصولوں کی پیروی کے لئے تامل و نرمی قربانی کرنے والا ہو۔

۱۰۔ ہمدرد اور دیالو ہو۔ غم خوار اور رقیق القلب ہو۔

۱۱۔ منصف مزاج ہو۔ صحیح اور باطل میں تمیز کرنے والا ہو۔

۱۲۔ دوسروں کے اوصافِ حمیدہ سے سبق حاصل کرنے والا ہو۔

۱۳۔ بات کو اول کر کرنے والا ہو۔ نصیحت آمیز باتیں سننے میں شوق رکھتا ہو۔

۱۴۔ نیک چلن۔ نیکوکار۔ صاحبِ رائے۔ دوستوں اور رشتہ داروں سے اچھا تعلق رکھنے والا ہو۔



- ۱۵۔ دُورِ انطیش ہو۔ جلد بازی نہ کرے۔  
 ۱۶۔ انصاف پسند اور نیک و بد میں تمیز کرنے والا ہو۔  
 ۱۷۔ ہا پریشوں کے قول پر لپڑا عمل کرنے والا ہو۔  
 ۱۸۔ بزرگوں کی عزت و تعظیم کرنے والا ہو۔  
 ۱۹۔ شکر گزار ہو۔ احسان فراموش نہ ہو، محسن کو نہ بھولے۔  
 ۲۰۔ دوسروں کی خدمت کے لئے بلا توقع معادضہ کے کمر بستہ رہے۔  
 ۲۱۔ سمجھدار اور ذہین ہو۔ فضول گوئی نہ کرے۔

## شر اوک کے لکشن

- مندرجہ ذیل ۳۵ اصول انسان کو روحانی تنزل سے بچاتے ہیں۔ اور ترقی کی راہ میں مددگار ہوتے ہیں۔ یہ اصول محبت، مہمدری اور دیا پر مبنی ہیں۔ انہیں خیالات سے ان پر عمل کرنا واجب ہے۔
- ۱۔ ہر ایک گریسٹی کو ایسی تجارت یا پیشہ یا ملازمت اختیار کرنا چاہیے جو اسے اخلاق اور دہرم سے نہ گرا دے۔ اپنے سرمایہ کے مطابق ایسا ملائی سے تجارت کرنی چاہیے۔ لوگری لیاقت و طاقت کے مطابق کرنا چاہیے۔
  - ۲۔ گریسٹی کو نیک اولاد پیدا کرنے کے لئے ہم مذہب اور اچھے خاندان کی عورت سے شادی کرنی چاہیے۔ اپنے گوتز میں شادی نہیں کرنی چاہیے۔ استری اور پش کا ایک ہی دہرم ہو تو اچھا ہے۔ یعنی ان کے دھارمک خیالات یکساں ہوں۔
  - ۳۔ دلچسپ اور جاتی کے خلاف کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔
  - ۴۔ پاؤں سے ڈرنا چاہیے۔

(۱۵) جیسا دیش دلیا بھیس۔ اپنی کل اور ملک کے مطابق لباس رکھنا چاہیے۔  
 (۱۶) سادہ ہو۔ سادہ بوی۔ شرادوک۔ شرادوکا۔ راجہ۔ وزیر وغیرہ پر تہمت  
 نہ لگانی چاہیے۔

(۱۷) خطرہ کی جگہ جہاں سوسی میا ریلوں کا اندیشہ رہتا ہو نہ رہنا چاہیے۔  
 (۱۸) پوشیدہ مقام میں نہ رہنا چاہیے۔

(۱۹) جس مکان کے نزدیک شور و خروش رہتا ہو۔ وہاں رائٹس  
 نہ کرنا چاہیے۔

(۲۰) جس گھوٹیں چور دروازے ہوں وہاں بھی نہ رہنا چاہیے۔

(۲۱) مٹی۔ شرادوک اور نیک لوگوں کے ساتھ محبت رکھنی چاہیے۔

(۲۲) والدین کی عزت و تعظیم کرنی چاہیے۔ اور صبح اٹھ کر روز نماز  
 کرنی چاہیے۔ ان کی فرمانبرداری فرض ہے۔

(۲۳) جس جگہ غیر حکمت کا ڈر ہو۔ وہاں نہ رہنا چاہیے۔ وہاں دھرم  
 دھن اور جسم کو نقصان کا خطرہ ہوتا ہے۔

(۲۴) خرتج آمدنی سے زیادہ ہرگز نہ ہونا چاہیے۔

(۲۵) خوراک اور پوشاک حسب حیثیت ہونی چاہیے۔

(۲۶) دھرم شاستر ہر روز سُننا چاہیے۔

(۲۷) بد بھنی میں کھانا نہ کھانا چاہیے۔

(۲۸) کھانا وقت پر کھانا چاہیے۔ رات کو کھانا اچھا نہیں۔

(۲۹) دھرم ارتھ اور کام تینوں وقت کے مطابق کر لے چاہئیں۔

(۳۰) گورو بھگتی انسانی فرض ہے۔

(۳۱) جن دھرم میں شر دھا اور پریم رکھا چاہیے۔

(۳۲) اوصاف حمیدہ والے پار سائڈ کی عزت و توقیر کرنی چاہیے۔

(۳۳) جس ملک میں جانے کی ماجرہ یا دھرم شاستر اجازت نہیں دیتا۔ وہاں

نہ جانا چاہیے۔

(۲۶) عالم امد فاضل لوگوں سے علم حاصل کرنا چاہیے۔

(۲۷) اہل دعیاں کی خبر گیری امد پرورش اچھی طرح کرنی چاہیے۔

(۲۸) ہر ایک کام کرنے سے پیشتر نفع و نقصان پر اچھی طرح غور کر لینا چاہیے

(۲۹) نیک و بد میں تمیز کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔

(۳۰) کام وہ کرنا چاہیے جو مفید ہو۔ اور دنیا اس کو پسند کرے۔

(۳۱) ایسا کام نہ کرنا چاہیے جس سے ندامت اٹھاتی پڑے۔

(۳۲) راس با ادب ہونا چاہیے۔ با اخلاق بننا واجب ہے۔

(۳۳) راسی دکھیوں پر رحم کر کے ان کی مدد کرنا چاہیے۔

(۳۴) جہاں تک ہو سکے۔ دوسروں کو ناراضگی کا موقع نہ دینا چاہیے۔

(۳۵) کام۔ کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ۔ مودہ۔ ان چھ دشمنوں کو اپنے

قابو میں رکھنا چاہیے

(۳۶) محسن کے احسان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔

(۳۷) دیگر مذاہب کے فلاسفروں کے خیالات کو جانچ کی کسوٹی پر

پرکھنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ اور مختلف خیالات سے پیدا شدہ

شبہات کو اپنی عقل سے حل کر لینا چاہیے۔



# بھگوان کا مختصر جیون

بھگوان پارسش ناتھ جب نروان ہو گئے  
 بے خوف، بے حیا، سبھی انسان ہو گئے  
 داتا بنے ہوئے تھے جو نادان ہو گئے  
 انسانیت کو چھوڑ کر حیوان ہو گئے  
 سورج ہوا غروب ایسنا کے نام کا  
 بندہ رہا نہ کوئی بھی دنیا میں کام کا  
 بندے جو نیک تام تھے بد نام ہو گئے  
 غفلت میں سو کے غافل انخیا ہو گئے  
 دنیا میں جو ر و ظلم و ستم عام ہو گئے  
 اک داستاں سی دھرم کے احکام ہو گئے  
 یوں بے زباں کا خون ہوا دہر پر رواں  
 فریاد و اشک و آہ سے کانپ اٹھا آسماں  
 دنیا رہی جو وقت الم ڈھائی سو برس  
 باری رہے جو ظلم و ستم ڈھائی سو برس  
 چلتی رہی جو تیغِ ددم ڈھائی سو برس

معصومیت نے کھائے جو غم ڈھائی سو برس  
 قدرت کے ضبط و صبر کا ساغر چھدک گیا  
 گویا فلک کی آنکھ سے آنسو ڈھلک گیا  
 منہ بوم کائنات پھر سرور ہو گئی  
 ظلم و ستم کی آگ بھی کاتور ہو گئی  
 ایسی اچھی کہ آنکھ سے متور ہو گئی  
 تاریک شب گناہ کی پر نور ہو گئی  
 گویا جہاں کے درد کا سب ناش ہو گیا  
 بھگوان وردھمان "کا پرکاش ہو گیا"  
 بچپن میں آپ نے یہ کرشمہ دکھا دیا  
 میردگری پہاڑ کو چھو کر ہلا دیا  
 حیرت سے دیوتاؤں کو اک بت بنا دیا  
 اندر کے دل پہ فوت کا سگہ بٹھا دیا  
 تجویز اس نے نام "مہا ویر" کر لیا  
 دونوں جہاں کو آپ نے تسخیر کر لیا  
 تحصیل علم و فن کا ہوا سلسلہ روای  
 خوشبو سے جن گلوں کی مہک اٹھا گلستا

ہر بات میں تھا آپ کی اک فلسفہ نہاں  
 ماہر تھے آپ چودہ زبانوں کے بگیاں  
 ہر علم و فن پر آپ کو حاصل عبور تھا  
 روحانیت کا آپ کے سینے میں نور تھا  
 تعلیم ختم کر کے شوا فرض کا خیال  
 غول بے گنہ کا دیکھ کر جی ہو گیا ڈھال  
 ماتا پتا سے کر دیا اک روز یہ سواں  
 شاہی کی زندگی ہوئی جاں کیلئے وبال  
 ”رخصت عطا ہو! دلش کی سیوا کرونگائیں  
 انساں کے دل میں رحم کا جذبہ بھرونگائیں“  
 یسن کے دل میں شاہ کے پیدا شوا خیال  
 نورِ نظر ہو دورِ نظر سے یہ ہے مجال  
 بس ہے روا ابھی سے چلی جائے کوئی چال  
 جذبات تاکہ لختِ جگر کے ہوں پائمال  
 دکھا جو شاہ نے صہبا جھلکتی سے جام سے  
 شادی رچائی آپ کی بس دھوم دھام سے  
 ماتا پتا کے حکم پر سر کو جھیکا دیا

خود اپنی آرزوؤں کو بیکسر مٹا دیا  
 جذباتِ جوشِ دلولے سب کو کھلا دیا  
 پانی کی تہ میں آگ کو یعنی چھپا دیا  
 "کرنا ادا ہے فرض کو" یہ جانتے تھے آپ  
 جذباتِ والدین کے پہچانتے تھے آپ  
 جب سر سے والدین کا سایہ ہی اٹھ گیا  
 اکبارِ دل میں پھر وہی محشر بپا ہو گیا  
 اک روز جا کے بھائی سے یوں آپ کہا  
 مالک ہیں آپ تخت کے رخصت کر دیا  
 مجھ کو بھی اپنا فرض ادا کرنے دیجئے !  
 بیمارِ دل کی کچھ تو دوا کرنے دیجئے  
 یہ بات سن کے بھائی کو بید الم ہو گیا  
 کہنے لگا کہ یہ تو سراسر ہے ناروا  
 خود جاں کو اپنے جسم سے کیسے کروں جدا  
 تاہم بھند ہیں آپ تو یوں ٹھہرا فیصلہ  
 تحیرات اپنے ہاتھ سے اک سال دیجئے  
 پھر اختیار آپ کو سنیاں لیجئے

روشن کئے چراغِ حقیقت کے آپ نے  
 صحرا میں گل کھلائے وہ رحمت کے آپ نے  
 ایسے سبق پڑھائے محبت کے آپ نے  
 جو ہر دکھائے ایسے سخاوت کے آپ نے  
 نادار جو تھے آپ نے زردار کر دیئے  
 بیزار جو تھے آپ نے سرشار کر دیئے  
 گذرا جو ایک سال تو سنیاں لے لیا  
 دل میں جو عہد کر لیا پورا اسے کیا  
 گھر بار - تخت و تاج حکومت کو سج دیا  
 میناٹہ الست کا اک جام یوں پیا !  
 بے آب و دانہ بارہ برس تپ کیا کمال  
 پاکیزگی روح کا یہ جب کیا کمال  
 پھر جنِ منت کا ہاتھ میں جھنڈا اٹھالیا  
 پیچھے ہٹا نہ پاؤں جو آگے بڑھالیا  
 اپدیش دے کے غیروں کو اپنا بنا لیا  
 لاکھوں گنا ہنگار تھے جن کو بجا لیا  
 پیغامِ شانتی "کاسٹنایا تھا آپ نے



”امرت“ جہان بھر کو پلایا تھا آپ نے

لاکھوں مصیبتیں سہیں آف تک مگر نہ کی

جور و جفا کی لب سے شکایت نہیں ہوئی

چوٹی سے کوہ کی بھی گرے تو خوشی خوشی

سو ظلم کا جواب تھی بس ایک شانہتی

کانوں میں کیل گڑ گئے خوں ہو گیا رواں

لیکن کھلی نہ آپ کی اک بار بھی زباں

ہر بات سے تھا آپ کی اک نور آشکار

لاکھوں بشر تھے آپ کے درشن کو بقیار

اپدیش سن کے آپ کے پیرو ہوئے ہزار

حاضر ہوئے حضور میں ذی شان تاجدار

ظالم نے نام ظلم کو خود ہی مٹا دیا

مفسد اور سر کو آپ کے آگے جھکا دیا

غفلت شعار نیند سے بیدار ہو گیا

پیغام سن کے آپ کا مشیاد ہو گیا

ظلم و ستم کے نام سے بزار ہو گیا

جب جن مت کا دہر میں پرچار ہو گیا

بھگوان خود جہاں سے نروان ہو گئے  
 مردوں میں روح پھینک کر بیجاں ہو گئے  
 اے وردھمان ! منزل عرفاں کے رہنا  
 اوتار شانتی کے، ایسا کے دیوتا  
 پھر سرزمین ہند پر اک حشر ہے بیا  
 معصومیت کی روح تڑپتی ہے برلا  
 پیر و ترے جہاں میں رہیں ستم ہیں اب  
 آہ و فغاں زباں پر ہے وقتِ الم ہیں اب  
 پیغام آج کے ایسا کا پھر سنا  
 مگر دریا کی آگ کو اک بار پھر بھیا  
 اے رہنائے قوم ! حقیقت کی رہ دکھا  
 ہستی ستم شمار کی پھر خاک میں ملا  
 دلشاد کر دے پھر سے غلاموں کو ہند میں  
 آزاد کر دے پھر سے غلاموں کو ہند میں  
 سحر لدھیانوی

# دشوشانتی

اس زمانہ کو ہم بدامنی اور بے حسی کا زمانہ کہہ سکتے ہیں۔ دنیا کے بھی چھوٹے بڑے ملکوں کے حالات پر نگاہ ڈالنے سے پتہ لگتا ہے کہ آج کوئی بھی ایسا ملک نہیں ہے کہ جس میں کسی نہ کسی طرح کی بے حسی نہ ہو۔ سبھی ملک خود دہرا س سے دلے ہوئے ہیں، چھوٹے بڑے سبھی لوگ دکھوں کی چوڑوں سے کراہ رہے ہیں۔ کہیں خوراک کی کمی کا مسئلہ ہے تو کہیں کپڑے کی کمی کا۔ کہیں سیاسی الجھنیں پڑی ہوئی ہیں تو کہیں فرقہ وارانہ جھگڑے ملک کے امن و امان کے ختم کو تباہ کر رہے ہیں۔ اس طرح سے ساری دنیا دکھوں کی گھٹی میں جوں ہی ہے۔

دکھوں کے ان بھرتے شعلوں کو بجھانے کے لئے ہر ایک ملک کو تشنگانہ لگے، ملاحات کو سدھارنے کی ٹری ٹری سکیمیں تیار کر رہی ہیں، ہتھیار اور اوزار بنانے کے کارخانے کھولے جا رہے ہیں۔ ایٹم بم، ایٹم راجن تیار کئے جا رہے ہیں، نائٹروجن بم کی تیاری کے تجربے ہو رہے ہیں علاوہ ازیں دوسری مردم کش گیسیں بھی بنائی جا رہی ہیں۔ یہ تو جنگ کے وہ سامان ہیں کہ جو ہمارے گلے آچکے ہیں، خفیہ طور پر زہانے اور کتنے دیگر خطرناک ہتھیار بنائے جا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ تباہ کر کے وہ لوگ المیہ کرتے ہیں کہ دنیا میں امن و امان قائم ہو جائیگا اور انسان کا مستقبل محفوظ اور راحت رساں بن جائیگا لیکن ہنگو ان مہادیوں کی آتما کہتی ہے "اے انسان! تو جنگ و لڑنے اپنی بنیاد دکھائی کر کے، آگ مٹی کی کے خواہاں دیکھتا ہے، آگ سے آگ کو کھانا چاہتا ہے۔ دھدکے ہوئے انسانوں کو چمکنے والے ہیرے جو ہر ات سمجھ بیٹھا ہے۔ آگ اور دھتور کے بچ لو کر آہ اور انگور کھانے کی اس لگا کے بیٹھا ہے تو یقین جان کہ خون سے لہرا ہوا کہ پڑا خون کے ساتھ صاف نہیں کیا جاسکتا۔ ایسا انسان! تو دنیا کے باغ میں آگ لگا کر اسے برا بھلا دیکھنے کی خواہش رکھتا ہے، لیکن قانون قدرت کے خلاف ہونے سے ایسا سو نہیں سکتا۔ ہتھیاروں اور بموں سے دنیا میں امن و امان قائم نہیں ہو سکتا مگر ترقیاتی امن و سکون کا نوا ہاں ہے تو اس کا دار و دربار ہی طریقہ ہے ایسا دھات کرنا۔ یعنی تیرے لئے واجب ہے کہ ہر ایک جاندار تیری سے محبت اور مدد ہی کا پیمانہ کر۔ دوسروں کی بھلائی کے لئے اپنی زندگی کے قیمتی لمحے ان کی خدمت لگا کر ہی

صرف کر۔ اور اس نیک کام میں اتنی لگن اور صدقہ قلب سے اپنے آپ کو لگا کہ دنیا بھر کی دوستی اور بھائی چارہ کی جھنجھار سے تیری ضمیر ناز اٹھے۔ جہاں بھی تیرا قدم جائے وہاں سے ہی نیک نیتی، خوش اخلاقی اور آشتی کے جذبات کا چشمہ بہنے لگے۔ اور تیس روئیں سے لا غرضی، محبت اور مروت کی دھاریں جاری ہوں۔ پھر دیکھ کہ کتنی جلد ہی دنیا میں امن و قائم ہوتا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک و شبہ نہ کرتے دنیا کا امن و سکون تیری قدم پوسی کر لگا۔ ساتھ ہی تو یہ بھی دیکھو گا کہ خوراک کا مسئلہ، کپڑے کا سوال مالی مشکلات اور دیگر سب مسئلے قحطی بھی اپنے آپ ہی حل ہو جائیں گے۔ تیری زندگی کی ساری آرزوئیں دور ہو جائیں گی۔ اور سکھ کا دیوتا اور امن کا فرشتہ ہاتھ باندھے تیرے علم کی انتظامیہ کر لگا۔ اگر ہم ہی امن و سکون قائم کرنے کا وسیلہ ہوتے تو جاپان کے ہر ویشیا شہر میں انہیں گرا کر انسانیت کا جنازہ نکالا کر جنگ کا بھوت ہمیشہ کے لئے سو جاتا۔ لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ آج بھی جنگ کے سیاہ اور خونخوار بادل دنیا کے وسیع آسمان پر بندھ لا رہے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کئی ملکوں میں فوری شروع ہو گئی ہے۔ کیا سو نیو والا ہے یہ تو جھوٹا علم ہے لیکن یہ امر تو عیاں ہے کہ ہتھیاروں اور بموں سے امن کی قاضی کرنے کا کوئی امکان نہیں۔

پہلے عالمگیر جنگ میں جرمنی کو دبا کر یہ سمجھ لیا گیا تھا کہ اس کے دہر جنگ نہیں ہوگا۔ لیکن جرمنی پھر بیدار ہوا۔ اور دوسرا جنگ بھڑک اٹھا۔ سب نے قہم سو کر جرمنی کو زیر کیا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیے۔ لیکن کیا اب جنگ کا خطرہ ختم ہو گیا ہے؟ ہرگز نہیں! جیسے کہ اوپر کہا گیا ہے اس کا دھواں جلد جگ سے پھراٹھ رہا ہے۔ نہ جاکسی وقت کیا ہو جائے۔ جنگوں کا خاتمہ تو دنیا بھر کی باہمی آشتی اور بھائی چارے سے ہی ہو سکتا ہے اور اس قسم کا خوشگوار ماحول تو بھڑان ہبادیر کے دکھائے ہوئے ستیہ اور اہنسا کے راستہ پر چل کر ہی پیدا ہو سکتا ہے۔

بیشک اگر پہلے عالمگیر جنگوں سے ابھی طبیعت سیر نہیں ہوئی تو ایک دواؤ کر کے دیکھ لو۔ لیکن یہ حقیقت اپنے دل میں ہٹھکلا لیجئے کہ آج ہمیں تو کل اہنسا۔ اور پیغم کے سنتی اصول ہی قبول کرنے ہونگے۔ اور ہر ایک ملک اور حکومت کو اپنی اصولوں کے زیر سایہ بیٹھ کر آرام و سکون کی سانس لینا ممکن ہوگی۔

# کون کسی کامیت جگت میں کون کسی کامیت

دُنیا والے مطلب سے ہیں جھوٹ کپٹ کے دودر کھلمے میں  
شکے میں دکھ کے جاں بچھے ہیں سمجھ جگت کی ریت  
کون کسی کامیت ۔۔۔

پر جھوٹوں میں من کو لگا تو جیون اپنا سچیل بتاؤ  
نش دن ویر کے ہی گن کا تو سچی اس سے کر لے پریت  
کون کسی کامیت ۔۔۔

دُنیا کامت بن تو رکھڑا ملاح سے مانس جنم یہ سیرا  
جنم مرن کی کاٹ سے پیرا من اندری کو اپنے جیت  
کون کسی کامیت ۔۔۔

چاولہ سوچ سمجھ بگ دھرنا کھوسا گر سے جو ہے ترنا  
منج کلیان جو چاہے کرنا ویر ہی سچا ہے اک میت  
کون کسی کامیت ۔۔۔

# تیاگ جگ میں سار پر تم تیاگ جگ میں سار

ویرے جو تو پریم کرے گا بھو ساگر سے پار ترے گا  
اس پریمی کو چنتا کیسی جس کا ویرے کھیون ہار  
تیاگ ہے جگ میں سار پر تم.....

موہ کچھ نہیں ہو کر تاجگ سے بچ جاتا ہے جو اس ٹک سے  
اس پرانی کی مہاسیاری ویرے جس کا پران آدھار  
تیاگ ہے جگ میں سار پر تم.....

جگ میں بچھا ہے موہ کا پینڈا نیکل گیا جو اس سے بندہ  
جنم مرن سے چھوٹ گیا وہ پایا اس نے موکش دوار  
تیاگ ہے جگ میں سار پر تم.....

پھر تیجھے پکھتا تا ہوگا ہیر دھن دھن جھنجھلا نا ہوگا  
روتا اور چپلا نا ہوگا چا دلہ کر نہ جگ سے پیار  
تیاگ ہے جگ میں سار پر تم.....

